قوم سے تازہ ٹیلی ویژن خطاب - 23 /Sep/ 2025

حضرت آیت اللہ خامنہ ای، رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج رات اپنی ٹیلی ویژن تقریر میں ملتِ ایران کے اتحاد اور یکجہتی کو دشمن کے سر پر فولادی وار قرار دیتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی کہ غیرت مند ملتِ ایران نے کیوں دشمن کے دباؤ اور دھمکیوں کے سامنے جھکنے اور پُر فائدہ یورینیم کی افزائش سے دستبردار ہونے سے انکار کیا ہے۔ آپ نے زور دے کر فرمایا: ایسے مذاکرات جن کا نتیجہ امریکا شروع ہی سے طے اور زبردستی کرے، نہ صرف بے فائدہ بلکہ نقصان دہ ہیں، کیونکہ یہ ظالم دشمن کو آئندہ اپنے مقاصد مسلط کرنے پر اکساتے ہیں اور کسی نقصان کو ہم سے دور نہیں کرتے۔ ایسے مذاکرات کو کوئی باعزت قوم اور کوئی باشعور سیاست دان ہرگز قبول نہیں کرتا۔

رہبر انقلاب نے اپنی گفتگو کے آغاز میں، ماہِ مہر (یعنی نئے تعلیمی سال) کی آمد اور علم و دانش کے مہینے کی مبارکباد دی اور اسے لاکھوں نوجوانوں، نو عمر طلبہ اور بچوں کی دانائی اور صلاحیت کی طرف بڑھنے کا آغاز قرار دیتے ہوئے، ملک کے ذمہ داران بالخصوص وزارتِ تعلیم و تربیت، وزارتِ علوم اور وزارتِ صحت و علاج کو اس بات کی سخت ہدایت فرمائی کہ وہ ایرانی نوجوان کی غیر معمولی صلاحیت کی قدر و قیمت کو سمجھیں اور اس نعمتِ خدائی سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

آپ نے گذشتہ دو ماہ میں ایرانی طلبہ کے عالمی مقابلوں میں ۴۰ تمغے بشمول ۱۱ سونے کے تمغے جیتنے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ہمارے طلبہ باوجود ۱۲ روزہ جنگ اور اس سے پیدا ہونے والی مشکلات کے، فلکیات میں دنیا کے پہلے نمبر پر آئے اور دیگر شعبوں میں بھی بہترین رتبے حاصل کیے ؛ اسی صلاحیت نے حالیہ دنوں میں ہمارے نوجوانوں کو کشتی میں ایسے نمایاں کیا اور اس سے پہلے والی بال اور دیگر کھیلوں میں بھی فخر حاصل کیا۔

رہبر انقلاب نے شہید سید حسن نصراللہ کی برسی کی مناسبت سے اس مجاہدِ عظیم کو دنیائے اسلام، تشیع اور لبنان کے لیے ایک عظیم سرمایہ قرار دیا اور فرمایا: وہ سرمایہ جو سید حسن نصراللہ نے ایجاد کیا، حزب اللہ کی صورت میں باقی اور جاری ہے اور اس اہم سرمایہ کو جو لبنان اور دیگر ملکوں تک موجود ہے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے ۱۲ روزہ جنگ کے شہداء بشمول کمانڈروں، سائنس دانوں اور دیگر شہداء کی یاد کو زندہ رکھا اور ان کے اہل خانہ سے دلی اور گہری تعزیت کیـ آپ نے اپنی ٹیلی ویژن تقریر کے اہم نکات کو تین حصوں پر مرکوز کیا:
۱۔ ۱۲ روزہ جنگ میں ملت ایران کے اتحاد و یکجہتی اور ملک کے حال و مستقبل میں اس کی اہمیت۔
۲۔ یورینیم کی افزائش (یعنی توانائی بخش بنانے) کی وضاحت۔
۳۔ امریکا کی دھمکیوں کے مقابلے میں ملت اور نظام کی مضبوط اور حکیمانہ پوزیشن کی تشریح۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اتحادِ ملت دشمن کی ناامیدی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ آپ نے کہا: دشمن نے کمانڈروں اور چند مؤثر شخصیات کو نشانہ بنا کر یہ منصوبہ بنایا تھا کہ ملک میں بالخصوص دارالحکومت تہران میں اپنے ایجنٹوں کی مدد سے ہنگامہ اور فساد برپا کرے، عوام کو اسلامی جمہوریہ کے خلاف سڑکوں پر لے آئے، ملک کے معاملات کو بگاڑ دے اور یوں نظام کو کمزور کرکے بعد کے منصوبوں کے

ذریعے اس سرزمین سے اسلام کو ختم کر دے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے مزید فرمایا: شہید کمانڈروں کے جانشینوں کا فوراً متعین ہونا، مسلح افواج کی بلند حوصلگی اور مضبوطی، اور ملک کا نظم و ضبط کے ساتھ چلنا دشمن کی ناکامی کے عوامل تھے۔ لیکن اصل اور سب سے مؤثر عنصر ملت تھی، جس نے اتحاد اور یکجہتی کے ذریعے دشمن کے مطالبات کو ہرگز قبول نہیں کیا بلکہ سڑکوں کو دشمن کے خلاف اور اسلامی جمہوریہ کے دفاع میں عوام سے بھر دیا۔

آپ نے دشمن کے اپنے ایجنٹوں پر عتاب اور بازپرس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: صیہونی اور امریکی آلہ کاروں نے اپنے آقاؤں کو جواب دیا کہ ہم نے کوشش تو کی، لیکن عوام نے ہمارا ساتھ نہ دیا اور ملک کے ذمہ داروں نے حالات کو سنبھال لیا۔

رہبر انقلاب نے زور دے کر فرمایا: ملت کا اتحاد اور یکجہتی ہی وہ عنصر ہے جس نے دشمن کے منصوبوں کو ناکام کر دیا۔ اہم بات یہ ہے کہ یہی فیصلہ کن اتحاد آج بھی موجود ہے اور بے حد مؤثر ہے۔

آپ نے ان افراد پر تنقید کی جو بیرونی قوتوں کے اشارے پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اتحاد ملت صرف جنگ کے دنوں تک محدود تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ کہتے ہیں وقت کے ساتھ اختلافات ابھریں گے اور لسانی یا سیاسی جھگڑوں کو استعمال کرکے عوام کو ہنگاموں میں الجھایا جا سکتا ہے، لیکن یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا: ملک کی تمام قومیتیں ایرانی ہونے پر فخر کرتی ہیں۔ ہمارے درمیان سیاسی اختلافات ضرور ہیں، لیکن جب بات دشمن کے زور زبردستی کی ہو تو آج بھی اور کل بھی پوری ملت ایک فولادی مُکے کی طرح دشمن کے سر پر برستی ہے۔

آپ نے کہا: آج کا ایران وہی ایران ہے جو ۲۳ اور ۲۴ خرداد (جون) کو تھا، جب سڑکیں عوام سے بھری ہوئی تھیں اور ان کے نعرے صیہونی لعین اور امریکی مجرم کے خلاف گونج رہے تھے۔ یہ اتحاد اُس وقت بھی موجود تھا، آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا، اور اس کو محفوظ رکھنے اور مضبوط بنانے کی ذمہ داری سب پر عائد ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ سیاسی محاورے اور بیرونی فضا میں بار بار لفظِ افزائش (یعنی یورینیم کی افزائش) آتا رہا ہے ؛ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ دشمنوں کے لیے یہ مسئلہ اتنا کیوں اہم ہے۔

آپ نے ماہرین کو مدعو کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس عمل کے پہلوؤں اور فوائد کی وضاحت کریں۔ فرمایا: یورینیم کو خالص کرنے میں ہمارے سائنس دان اور ماہرین، وہ یورینیم جو ملک کے معدنی وسائل سے نکالا جاتا ہے، فنی اور پیچیدہ کوششوں سے ایسی انتہائی قیمتی صورت میں بدل دیتے ہیں جسے خالص شدہ یورینیم کہتے ہیں اور اس کے متعدد استعمالات ہیں جو عوام کی زندگی کے مختلف شعبوں میں کام آتے ہیں۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے خالص شدہ یورینیم کے زرعی، صنعتی، مواد سازی، ماحولیات و قدرتی وسائل، صحت و علاج، غذائیت، اور تحقیق و تعلیم میں متنوع استعمالات کا ذکر کیا اور کہا: بجلی پیدا کرنے میں بھی خالص یورینیم کا استعمال بہت سستا اور ماحول دوست ہوتا ہے اور جو جوہری پلانٹس ہوتے ہیں ان کی عمر طویل ہوتی ہے اور کئی فوائد ہیں، اسی لیے بہت سے ترقی یافتہ ممالک جوہری توانائی سے بجلی حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں

عام طور پر بجلی پیدا کرنے کے لیے پیٹرول اور گیس استعمال ہوتے ہیں جس کی لاگت زیادہ ہے۔

رہبر انقلاب نے ملک میں یورینیم خالص کرنے کی صنعت کے قیام کی تشریح کی اور کہا: ہم اس تکنیک کو پہلے نہیں جانتے تھے اور ہماری ضروریات کو دوسرے پورا نہیں کرتے تھے، مگر چند باحیثیت مدیران اور ذمہ داران کی محنت سے تیس سال سے زائد عرصہ پہلے ہم نے فعالیت شروع کی اور اب ہم خالص کرنے کے شعبے میں اعلیٰ سطح پر پہنچ چکے ہیں۔

آپ نے بعض ممالک کے غرض کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ یورینیم خالص کرنے کی شرح نوے فیصد تک بڑھانے کا مقصد ایٹمی ہتھیار بنانا ہوتا ہے ؛ لیکن چونکہ ہمارا ارادہ اور فیصلہ ایٹمی ہتھیار نہ بنانا اور نہ استعمال کرنا ہے، اس لیے ہم نے خالصی (افزائش) کو ساٹھ فیصد تک بڑھایا ہے جو کہ بہت معتبر اور مناسب ہے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے بتایا کہ ایران دنیا کے اُن دس ملکوں میں شامل ہے جن کے پاس افزائش کرنے کی صنعت موجود ہے جبکہ دنیا میں دو سو سے زائد ملک ہیں ؛ انہوں نے کہا کہ سائنس دانوں کا اہم کام اہلِ علم کی تربیت بھی ہے — آج ہمارے پاس درجنوں نمایاں سائنس دان اور پروفیسرز، سینکڑوں محقق اور ہزاروں تربیت یافتہ ماہرین ہیں جو ایٹمی میدان سے متعلق شعبوں میں کام کر رہے ہیں ؛ پھر دشمن یہ خیال کرتا ہے کہ کچھ تنصیبات پر بمباری یا بمباری کی دھمکی سے یہ ٹیکنالوجی ایران سے ختم ہو جائے گی — مگر ایسا نہیں ہوگا۔

آپ نے چند دہائیوں سے طاقتور طاقتوں کی بے نتیجہ دباؤ کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے چاہا کہ ملت ایران سرجھکائے اور ملک خالص کرنے سے باز آئے اور زور دے کر کہا: ہم نہ جھکے اور نہ جھکیں گے اور کسی بھی اور معاملے میں بھی ہم دباؤ کے سامنے نہیں جھکیں گے۔

رہبر انقلاب نے کہا کہ امریکی حضرات پہلے کہتے تھے کہ بلند درجہ کی افزائش نہ کریں اور خالص شدہ مواد کو باہر منتقل کریں، مگر اب امریکی رویہ یہ ہے کہ بالکل افزائش نہ ہو۔ آپ نے کہا: اس کا مطلب یہ ظلم ہے کہ جو بڑی کامیابی آپ نے سرمایہ اور مسلسل محنت سے حاصل کی ہے، اسے آپ کو تباہ کر کے ہوا میں بہا دینا چاہیے — لیکن غیرتمند ملت ایران یہ بات قبول نہیں کرتی اور ایسا نہیں ہونے دے گی۔

انہوں نے مختلف سیاسی حلقوں کی طرف سے "امریکہ کے ساتھ مذاکرات" کے بارے میں مختلف آراء کا ذکر کیا — کچھ کے نزدیک مذاکرات مفید ہیں اور کچھ کے نزدیک مضرّ ؛ آپ نے عوام کو ان تجربات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالت میں امریکہ کے ساتھ مذاکرات کسی فائدے کا کام نہیں، یہ قومی مفادات میں کوئی مدد نہیں کرتے بلکہ ملک سے کوئی نقصان بھی دفع نہیں کرتے بلکہ بڑے اور بعض دفعہ ناقابلِ تلافی نقصانات جنم لیتے ہیں۔

آپ نے وضاحت کی کہ امریکی فریق پہلے ہی مذاکرات کا نتیجہ اپنے نکتۂ نظر سے معیّن کر چکا ہے: وہ چاہتے ہیں کہ نتیجہ یہ ہو کہ "ملک کے اندرانی ایٹمی سرگرمیاں اور افزائش بند ہو جائیں"۔ اس طرح کی میز کے سامنے بیٹھنا تسلیم تحمیل و دیکٹیٹ قبول کرنے کے مترادف ہے۔ آپ نے کہا: اب وہ کہتے ہیں افزائش بند کرو، مگر ان کے معاون نے چند روز قبل کہا کہ ایران کو حتیٰ درمیانی اور نزدیک فاصلے کے میزائل بھی نہیں رکھنے چاہئیں — یعنی ایران کی ہاتھ پاؤں اس قدر باندھ دئیے جائیں کہ اگر اس پر حملہ ہو تو وہ امریکی اڈے یا کہیں اور جواب تک نہ دے سکے۔

آپ نے کہا کہ یہ توقعات اور بیانات ملتِ ایران اور اسلامی جمہوریہ کے فلسفہ اور طرز عمل کو نہ جاننے کا نتیجہ ہیں — جیسا کہ ہمارے ہاں مشہد کے لوگ کہتے ہیں، یہ باتیں بولنے والے کے منہ سے بڑی معلوم ہوتی ہیں اور قابلِ اعتنا نہیں۔

رہبر انقلاب نے مذاکراتِ با امریکہ کے نقصانوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: جو فریق مذاکرات کی پہلے شرط تعین کرے اور دھمکی دے ، اس کا مطالبہ مان لینا خوف و ترس اور ملت و ملک کا تسلیم کرنا ظاہر کرتا ہے۔ یہ تسلیم عمل مزید مطالبات اور لامتناہی مطالبات کو جنم دیتا ہے — آج کہتے ہیں افزائش نہ رکھو، کل کہیں گے میزائل نہ رکھو، یا کسی ملک سے تعلق نہ رکھو، وغیرہ۔ کسی شرف مند قوم اور دانشمند سیاستدان یہ مذاکرات جن کے ساتھ دھمکی ہو قبول نہیں کریں گے۔

آپ نے طرفِ مقابل کی وعدہ بازیوں کو جھوٹ قرار دیا اور برجام (۲۰۱۵) کے تجربے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: دس سال قبل ہم نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت ایک ایٹمی مرکز بند کیا گیا اور خالص شدہ مواد ملک سے برآمد یا کمزور کیا گیا تاکہ اس کے بدلے پابندیاں اٹھائی جائیں اور ہمارا کیس ایجنسی میں معمول پر آ جائے۔ میں نے اُس وقت کہا تھا کہ دس سال بہت طویل ہے، مگر وہ منظور کرلیا گیا۔ جب وہ دس سال ختم ہوا تو نہ ہمارا جوہری مسئلہ معمول پر آیا اور نہ ہی مسائل کم ہوئے بلکہ سیکیورٹی کونسل اور ایجنسی میں مسائل بڑھ گئے۔

آپ نے امریکی وعدے خلافی، ان کا برجام سے نکلنا اور ایران کی تعمیل کے باوجود برجام کو پامال کرنا یاد دلایا اور کہا: جب آپ ایسے فریق کے ساتھ بات چیت کر کے اس کی خواہشات قبول کریں تو ملک کی تنزلی اور زوال کا سفر شروع ہوتا ہے۔ اگر قبول نہ بھی کریں تو وہ دوبارہ وہی لڑائیاں اور دھمکیاں دیں گے۔

رہبر انقلاب نے کہا کہ ملک کے تجربات، خاص طور پر پچھلے دس سال کا تجربہ فراموش نہیں کرنا چاہیے: ابھی میں یورپی موضوع پر بات نہیں کھول رہا مگر اصل بات یہ ہے کہ امریکہ نے ہر چیز میں وعدہ خلافی کی، جھوٹ بولا، وقفے وقفے سے دھمکی دی اور اگر موقع ملا تو ہمارے افراد کو قتل یا مراکز پر بمباری کی۔ کیا ایسے فریق پر اعتماد کر کے مذاکرات کیے جا سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں۔

آپ نے زور دے کر کہا: امریکہ کے ساتھ مذاکرات جوہری مسئلے یا شاید دیگر مسائل کے لیے، محض بن بست ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہو سکتا ہے موجودہ امریکی صدر کی جانب سے مذاکرات اُن کے لیے فائدہ مند ہوں کیونکہ یہ دکھانے اور سنانے کا ذریعہ بنتا ہے کہ ان کی دھمکیاں مؤثر ہیں اور وہ ایران کو میز پر لا سکتے ہیں — مگر ہمارے لیے یہ محض نقصان ہے اور کوئی فائدہ نہیں۔

رہبر معظم نے اختتام پر کہا کہ ملک کی بہتری اور ترقی کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہر شعبے میں مضبوط ہوں — فوجی، سائنسی، حکومتی، ساختی اور تنظیمی طور پر۔ عقلمند اور دلسوز افراد کو راستے تلاش کرنے چاہئیں کہ ملک کو کیسے مضبوط کیا جائے، کیونکہ جب ملک مضبوط ہوگا تو مقابل فریق حتیٰ الامکان دھمکی دینے سے بھی باز رہے گا۔

آپ نے آخر میں خدا پر توکل اور ائمہ اطہار کی وساطت کے ذریعے الٰہی مدد طلب کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ قومی عزم اور ہمت کو میدان میں لا کر کام آگے بڑھائیں — اور یہ کام، انشاء اللہ، خدا کی عنایت سے ممکن ہوگا۔